Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

خطبہ نمبر ۳۲

یوم:۔ جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۳ ر اخاء ۱۳۳۱ ھش - ۳ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۳۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ حرارت بدستور ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲ر اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ بخار ۹۹ کے قریب ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲ر اکتوبر۔ گورنر پنجاب عزت مآب آسمٰعیل چندریگر اور ان کا ذاتی عملہ پیر کے روز مری سے لاہور واپس پہنچ جائیگا۔

ایرانی مراسلہ کا مشترکہ جواب دینے کے متعلق امریکہ اور برطانیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا

اگر برطانیہ نے ہفتہ کے روز تک ایرانی تجاویز منظور نہ کیں تو ایران برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گا

تہران ۲ر اکتوبر۔ خبر ملی ہے۔ کہ ایران نے جو جوابی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کا مشترکہ جواب دینے کے متعلق امریکہ اور برطانیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق امریکہ ایرانی تجاویز کو یکسر مسترد کر دینے کے حق میں نہیں ہے۔ برخلاف اس کے برطانیہ ان تجاویز کو بلا تامل رد کر دینا چاہتا ہے۔ ادھر ایران نے جوابی تجاویز منظور کرنے کے بارے میں جو آخری تاریخ مقرر کی تھی۔ اس میں دو دن باقی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ تجاویز منظور نہ ہونے کی صورت میں برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے کے متعلق ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر ایرانی تجاویز ہفتہ کے روز تک منظور نہ کی گئیں۔ تو ایران برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیگا۔ انہوں نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ یہ پوزیشن واضح کرنے کے بعد ایرانی عوام سے پوچھا ہے کہ یورپ یا ایشیا کا کون ملک ایسا ہے۔ جو برطانیہ سے ہمارے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے بعد برطانیہ میں ایرانی مفادات کی حفاظت کر سکتا ہے۔

ہری پور میں ٹیلیفون کا جملہ سامان تیار کرنے والی فیکٹری کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا

پشاور ۲ر اکتوبر۔ صوبہ سرحد میں ہری پور کے مقام پر گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد صاحب نے آج تیسرے پہر مرکزی ٹیلیفون فیکٹری کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے فرمایا۔ اس فیکٹری کا قیام نہ صرف تار اور ٹیلیفون کی ترقی میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ صنعتیں قائم کرنے کی پالیسی کو آگے بڑھانے اور اسے تقویت پہنچانے میں بھی اس کی بہت اہمیت ہے۔ اس کارخانے کے قائم ہو جانے کے بعد ملک میں ٹیلیفون کی سہولتیں زیادہ سستی اور بہتر ہو جائیں گی۔ دیہاتی علاقوں میں بھی ٹیلیفون کا سلسلہ پھیلانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے عزت مآب نے کہا۔ میں اس دن کا شدت سے منتظر ہوں۔ جب دیہات کے دور دراز علاقوں میں ٹیلیفون کی سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں گی۔ تار اور ٹیلیفون کے سلسلے میں جس قسم کے سامان کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چار سال کے اندر اندر وہ تمام سامان اس کارخانے میں بننے لگیگا۔ اس پروگرام کی تکمیل تو چار سال میں ہی ہوگی۔ لیکن اکثر پرزے دوسرے سال سے ہی بننے شروع ہو جائیں گے۔ اس کارخانے میں سالانہ خود کار ٹیلیفون کی ۵۰۰۰ لائینیں دوسرے سسٹم کی ۲ ہزار لائینیں اور سات ہزار آلات تیار کرنے کی گنجائش ہوگی۔

سندھ میں چاول کا بھاؤ اور گر گیا۔

حیدرآباد ۲ر اکتوبر۔ سندھ میں چاول کا بھاؤ اور گر گیا ہے۔ چاول پیدا کرنے والے علاقوں میں چاول کا نرخ ساڑھے دس روپے فی من ہے۔ حکومت نے بھی چاول خریدنے کے لئے یہی قیمت مقرر کی ہے۔ حکومت نے فصلِ خریف میں ۵۶ لاکھ من چاول خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ اتنی مقدار فراہم کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ فصل اچھی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کل پیداوار ۹ کروڑ من ہوگی۔ حکومت کی طرف سے ایک ہفتہ کے اندر اندر ایجنٹ مقرر کر دئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد چاول کی خریداری فوری طور پر شروع ہو جائے گی۔

جاپان میں مسٹر یوشیدا کی پارٹی کو قطعی اکثریت حاصل ہو گئی

کوئی کمیونسٹ امیدوار کامیاب نہ ہو سکا

ٹوکیو ۲ر اکتوبر۔ جاپان کے عام انتخابات میں سابق وزیر اعظم مسٹر یوشیدا کی لبرل پارٹی ایوانِ زیریں میں قطعی اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ وہ ۴۶۶ کے ایوان میں اب تک ۲۴۳ نشستیں حاصل کر چکی ہے۔ ابھی دو نشستوں کا اعلان باقی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ زمانہ جنگ کے بھی قریباً ۱۳۰ لیڈر منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہیں جنرل میکارتھر نے نکال دیا تھا۔ ان انتخابات کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ کمیونسٹوں کو ایک نشست بھی حاصل نہیں ہو سکی۔ حالانکہ سابق پارلیمنٹ میں وہ قریباً ۲۵ نشستوں پر قابض تھے۔

چور بازاری کی روک تھام کے سلسلے میں

وزیر خوراک صوفی عبدالحمید کی اپیل

لاہور ۲ر اکتوبر۔ پنجاب کے وزیر خوراک صوفی عبدالحمید نے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ غلہ کی چور بازاری کرنے والوں کو اخلاقی کوڑھی سمجھیں۔ اور ان کے رازوں کو طشت از بام کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔ انہوں نے کہا ہے۔ عوام کی اس بے رخی سے یقیناً وہ ناجائز طور پر روپیہ کمانے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ وزیر خوراک نے مزید بتایا ہے۔ کہ محرم کے ایام میں جن تاجروں کو رُکے ہوئے سٹاک میں سے دس فی صدی چاول فروخت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ان میں سے بعض نے اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ چھاپہ مار کر ان میں سے چند کو پکڑ لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

حاجیوں کے دو جہازوں کی واپسی

کراچی ۲ر اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز ”خسرو“ ۹۳۴ حاجیوں کو لے کر ہفتہ کے روز جدہ سے کراچی پہنچ رہا ہے۔ ایک اور جہاز ”محمدی“ اس مہینے کی ۱۹ تاریخ کو جدہ سے کراچی پہنچے گا۔ اس میں ۱۵۰۴ حاجی سوار ہوں گے۔

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی کانفرنس

واشنگٹن ۲ر اکتوبر۔ پیر کو واشنگٹن میں جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق جو کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ اس میں امریکی وفد کی قیادت جنرل بریڈلے کریں گے۔ کانفرنس میں برطانیہ فرانس آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بھی شرکت کر رہے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیا ہی بدبخت ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ۔ ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے۔ اور نیک اعمال بجا لائے۔ اور وہ کلام جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لائے۔ اور وہی حق ہے۔ ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا۔ اور ان کے دلوں کی اصلاح کرے گا“۔ اب دیکھو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالےٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے۔ کہ ان کے گناہ بخشتا ہے۔ اور ان کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیا ہی بدبخت وہ شخص ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔ سعدی نے سچ کہا ہے۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا ∴ تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

بر و مہر آں شاہ سوئے بہشت ∴ حرام است بر غیر بوئے بہشت“

(حقیقۃ الوحی)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ - امانت فنڈ تحریک جدید

"میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں - ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک جدید پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں - اور سمجھتا ہوں - کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں - کہ جاننے والے جانتے ہیں - وہ ان کی عقل کو حیرت میں گم دینے والے ہیں" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اس امانت میں روپیہ جمع کراتے وقت دوست امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور لکھا کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

گذارش ہے کہ میری بھیجی جان بنام بھاگن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب احمدی بمقام لوہان ضلع سیالکوٹ وفات پا گئی ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں احباب دعا فرمائیں - کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(خاکسار حکیم میراں بخش سندر گڑھ چیادیہاتی مبلغ علاقہ راگیا مرالہ ۱۹۱ ب ضلع لائلپور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور نفس کو پاکیزگی بخشتی ہے

یوم تحریک جدید پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

تحریک جدید کی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے اور وعدہ کرنیوالوں کو وعدے یاد دلانے کے لئے ۵ر اکتوبر کو یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس دن کے لئے ایک پیغام جماعت کے نام دوں میں اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے چند سطور لکھوا رہا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پیغام خود آپ کے دل سے پیدا ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کا دل آپ کو اس موقعہ پر کوئی پیغام نہیں دے رہا تو میرا پیغام کچھ لوگوں کے لئے تو ضرور مفید ہو جائیگا لیکن ان لوگوں کی اکثریت کیلئے مفید نہیں ہوگا جن کا دل اس موقعہ پر انہیں کوئی پیغام نہیں دے رہا۔

تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے۔ اور تبلیغ اسلام و احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اسکے کوئی معنے نہیں کہ احمدیت اسی کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہونچے۔ پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی۔ اور تحریک جدید کا قیام اسی پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں۔ بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے۔ یعنی ۴۸ سال پہلے سے خدا تعالےٰ اس کی بنیاد قائم کر چکا تھا۔ اور اگر اور گہرا غور کریں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ درحقیقت ۱۳۴۸ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا۔ کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کہ تا کہ اسلام کو دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے۔ اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے۔ پس تحریک جدید درحقیقت اسی پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے۔ اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے۔ وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا۔ اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھائے۔ بلکہ چاہیے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو۔

— مرزا محمود احمد —

نوٹ:۔ حضور کا یہ پیغام ۵ر اکتوبر کے جلسوں میں پڑھ کر سنایا جائے۔

ضلع جھنگ کے ایک اخبار کی غلط بیانی

اخبار سفتی پاکستان مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۵۲ء (راص ۲۹ر ستمبر ۱۹۵۲ء) میں ایک خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ محلہ شیخ لاہوری میں مرزائیوں نے ایک مسلمان نوجوان پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ حالانکہ اوّل تو گھیانہ کے محلہ شیخ لاہوری میں اس قسم کے چاقو کے حملہ کی کوئی واردات نہیں ہوئی - اور اگر کوئی واقعہ ہوا بھی ہے۔ تو اس میں جماعت احمدیہ گھیانہ کے کسی فرد کو دور کا واسطہ بھی نہیں ہے حقیقت میں اس محلہ کے بار دجہ بافوں کے درمیان کسی بات پر معمولی سا جھگڑا ہوا۔ اور دونوں کی اسی وقت مفاہمت بھی ہو گئی۔ کسی احمدی کا اس معاملہ میں مطلقاً دخل نہیں ہے۔ لیکن اخبار مذکور صحافت کے میدان میں ابھی ابھی تازہ داخل ہوا ہے اور افترا پردازی میں "زمیندار" کی شاگردی کا دم بھرتا ہے لیکن اسے جاننا چاہیئے۔ کہ جھوٹ کبھی پروان نہیں چڑھتا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین

محمد بشیر احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ گھیانہ ضلع جھنگ

نفع مند کام

جو دوست نفع مند کام میں تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں - وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں:۔

(دفتر زندگی ناظر بیت المال ربوہ)

۳۴۷

خطبہ عید الاضحیہ

آج کے دن حج کرنے والے بھائیوں کو دیکھکر ہمارے اندر بھی حج کرنیکا جذبہ اور شوق پیدا ہونا چاہئے

جس طرح نماز، زکوٰۃ اور روزے ضروری ہیں اسی طرح حج بھی ایک ضروری فریضہ ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

یہ ہمارے اسلامی سال کی

دوسری عید ہے

اور آج وہ مبارک دن ہے۔ جب خدا تعالےٰ کے بندے جو لاکھوں کی تعداد میں مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے ہیں حج کر کے واپس لوٹ آئے ہیں۔ آج ان میں سے بہت سے لوگ منیٰ سے سواریوں پر جلدی جلدی مکہ مکرمہ کی طرف آ رہے ہیں۔ تاکہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ اور طواف کے بعد وہ دو یا تین دن منیٰ میں ٹھہرینگے۔ اور اس کے بعد حج ختم ہو جائے گا۔ یہ عید جو عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ حج کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس عید کا ایک تعلق تو

تاریخی لحاظ سے

اس قربانی سے ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کی کی۔ اور دوسرا تعلق اس کا حج کے ساتھ ہے۔ کہ ان ایام میں لاکھوں لاکھ مسلمانوں کو حج کے لئے جمع ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ گویا ہم سارے کے سارے مسلمان اس خوشی میں عید مناتے ہیں۔ کہ ہمارے کچھ بھائیوں کو

حج کا موقعہ

مل گیا ہے۔ اس عید کا وہ پہلو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ میں ہمیشہ بیان کرتا آیا ہوں۔ آج میں اختصار کے ساتھ اس تعلق کو لیتا ہوں۔ کہ یہ عید اس بات کی خوشی میں ہے۔ کہ ہمارے بعض بھائیوں کو حج کا موقعہ نصیب ہوا ہے۔ ہماری یہ عید اس خوشی میں ہے کہ مسلمان ابھی مرکز وحدت پر قائم ہیں۔ ہماری یہ عید اس خوشی میں ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی زندگی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے لاکھوں مسلمان آج مکہ مکرمہ میں جمع ہیں۔ ہماری یہ عید اس خوشی میں ہے۔ کہ ساری دنیا۔ کے مسلمانوں کے نمائندے

دنیا کے مرکز مکہ مکرمہ میں

اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اور اسکے نام کو بلند کریں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو اس عید کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ شائد بسا اوقات یہ باتیں عید منانے والوں کے دلوں سے غائب ہوتی ہیں۔ عید کے دن کو دیکھ لو ہزاروں آدمی چھوٹے چھوٹے قصبات میں بھی اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ عید منائیں ابھی ربوہ کیا چیز ہے۔ ایک نئی آباد ہونے والی چھوٹی سی بستی ہے۔ اس میں بھی ہزاروں آدمی عید کے لئے جمع ہیں۔ اور ان کی خواہش کی انتہا کا اس بات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس وقت سینکڑوں عورتیں اور بچے اس قدر شور کر رہے ہیں کہ لوگ خطبہ بھی نہیں سن سکتے۔ گویا عید کیا ہے۔ ایک نشہ ہے جو دماغوں پر طاری ہے ایک مستی ہے جو انسانوں پر چھائی ہوئی ہے۔ عید آگئی عید آگئی۔ مگر کیا چیز آگئی ہے۔ دیکھنے والے کو

یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے

کہ کیا چیز آئی ہے جس سے ہر انسان خوشی سے معمور نظر آتا ہے۔ کسی جگہ مٹھائیاں بٹ رہی ہوتی ہیں۔ تو دریافت کیا جائے کہ یہ خوشی کیسی ہے؟ تو لوگ کہتے ہیں دلہن آگئی ہے۔ اور دلہن ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہمیں نظر آتی ہے۔ کسی جگہ پر خوشیاں منائی جاتی ہیں اور چھوہارے بٹ رہے ہوتے ہیں لوگ پوچھتے ہیں۔ کیا ہوا؟ تو انہیں کہا جاتا ہے نکاح ہو گیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ کل کو دلہن آئے گی۔ کبھی خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ لڑکا پاس ہو گیا ہے۔ اور ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ کل وہ لڑکا بی۔ اے نہیں تھا آج بی۔ اے ہو گیا ہے۔ کل وہ لڑکا ایم۔ اے نہیں تھا آج ایم۔ اے ہو گیا ہے۔ کل اس پر بعض نوکریوں کے دروازے بند تھے۔ آج وہ دروازے اس کے لئے کھل گئے ہیں۔ پھر یہ عید کیا چیز ہے؟ ہمیں کوئی چیز نظر تو آنی چاہیئے۔ لوگ کہہ رہے ہیں عید آگئی عید آگئی۔ لوگ مست ہوئے جا رہے ہیں۔ شور پڑ رہا ہے۔ اور اتنا شور ہے کہ خطبہ بھی سنائی نہیں دے رہا۔

آخر یہ کیا چیز ہے؟

ظاہر ہے کہ پہلی چیز تو وہی ہے جو میں نے بتائی ہے۔ یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی اور اس کا نتیجہ دوسری بات یہ ہے۔ کہ آج کے دن ہمیں دو چیزیں ملتی ہیں جو یا تو کل تک ہمیں نہیں ملی تھیں۔ یا جن کا کل تک ہمیں پتہ نہیں تھا۔ آج کی عید ایک تو یہ خبر لائی ہے کہ پونے چودہ سو سال کے بعد بھی مسلمان اپنے مرکز پر قائم ہیں۔ آج بھی

ساری دنیا کے مسلمانوں کے نمائندے

اس مقام پر گئے ہیں۔ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے۔ جہاں اسلام کی بنیاد رکھی گئی آج افریقہ سے بھی کچھ مسلمان وہاں گئے ہیں ایشیا سے بھی کچھ مسلمان وہاں گئے ہیں یورپ سے بھی مسلمان وہاں آئے ہیں۔ ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ آیا امریکہ سے بھی مسلمان حج کے لئے آئے ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن وہ زمانہ یقینی طور پر آنے والا ہے۔ کہ امریکہ سے بھی لوگ وہاں آئیں گے۔ اور شائد اس سال بھی بعض مسلمان

امریکہ سے حج کے لئے

آگئے ہوں۔ تاکہ وہ اپنے ملک کو اس الزام سے بچائیں کہ امریکن لوگ حج نہیں کرتے۔ یورپ سے تو بعض مسلمان حج کے لئے آ جاتے ہیں۔ خصوصاً مشرقی اور جنوبی یورپ میں مسلمان پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک تعداد حج کے لئے بھی آتی ہے۔ بہرحال آج ہمیں خبر ملی ہے۔ کہ ساری دنیا کے مسلمان پھر ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے ہیں اور انہوں نے پھر اس بات کی شہادت دی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے۔ آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں۔ اور یہ بات ہمارے لئے کتنی خوشکن ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ کے پاس سے کوئی شخص ہمیں ملنے کے لئے آتا ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ہمارے ماں باپ کا کیا حال ہے؟ اگر وہ ان کی خیریت کا پتہ دیتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں الحمد للہ جبکہ بھی ہمارے لئے ایک سندیسہ اور ایک خبر لائی ہے۔ کہ

اسلام کی رگوں میں

اب بھی خون چل رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ دنیا کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے۔ جو انہیں آپ سے ہے۔ انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن آپ کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ تو دیکھو یہ کتنی خوشی کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص ہم میں سے کسی کے ماں باپ کی خیریت کی خبر لاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے الحمد للہ تو جب یہ عید ہمارے پاس

اسلام کی زندگی کا ثبوت

لائی ہے۔ تو ہم کیوں نہ سجدوں میں گر جائیں۔ کیوں نہ ہم خدا تعالےٰ کا شکر بجا لائیں۔ کہ ابھی ہماری قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے۔ ابھی ہماری قومی زندگی کا سانس چل رہا ہے۔ ابھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا دم بھرنے والے دنیا میں موجود ہیں۔ ابھی مسلمان وحدت کے مرکز پر قائم ہیں ؛

دوسری چیز

جس کی خبر یہ عید لائی ہے وہ حج ہے۔ یہ عید ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارے کچھ بھائیوں کو حج نصیب ہوا ہے۔ کسی کے بھائی کا بیاہ ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ کسی کے ہاں بھائی پیدا ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ کسی کی بہن کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو وہ خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کسی کے بھائی کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ تم سے اگر کوئی یہ سوال کرے۔ کہ بیٹا تو تمہاری والدہ کے ہاں ہوا ہے۔ تم کیوں ہنس رہے ہو؟ بیٹا تو تمہارے باپ کے ہاں ہوا ہے تم کیوں خوش ہو رہے ہو۔ بیٹا تو تمہاری بہن کے ہاں ہوا ہے۔ تمہیں خوشی کیوں ہے۔ بیٹا تو تمہارے بھائی کے ہاں ہوا ہے یا بیٹا تو تمہارے چچا کے ہاں ہوا ہے۔ تم خواہ مخواہ کیوں ہنس رہے ہو۔ تو تم میں سے ہر ایک یہ جواب دے گا۔ کہ واہ کیا ان کی خوشی میری خوشی نہیں۔ کیا میرے ماں باپ کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔ تو میں ان کی خوشی میں شریک نہیں۔ اگر میں اپنے بھائی کی خوشی میں شریک ہوا ہوں تو کیا وہ میرا بھائی نہیں اگر میری بہن کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ تو میں کیوں خوشی نہ مناؤں۔ کیا وہ میری بہن نہیں؟ اس کی خوشی کی وجہ سے مجھے کیوں خوشی نہ ہو؟

پس دنیا میں

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے

کہ بھائی بھائی کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔ ایک بھائی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ تو دوسرا بھائی بھی خوش ہوتا ہے۔ ایک بھائی تجارت کا کام سیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور ایک تعلیم حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ میاں اگر تمہارا بھائی بی اے ہو گیا ہے تو تم خوش کیوں ہوتے ہو؟ تم نے تو ساری عمر لکڑیاں چیرنی ہیں۔ ایک بھائی نانبائی کا کام کرتا ہے اور وہ آگ کے سامنے جھلس رہا ہوتا ہے تو دوسرا بھائی ڈاکٹر بن رہا ہوتا ہے یا اپنے عہدے میں ترقی پا رہا ہوتا ہے۔ تو وہ نانبائی بھی اپنے بھائی کی کامیابی پر خوش ہوتا ہے۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ میاں تمہارے لئے خوشی کی کیا بات ہے تم نے تو آگ میں جھلسنا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ آخر وہ میرا بھائی ہے اور بھائی کی خوشی سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ بہرحال ہمیں ہر جگہ یہ بات نظر آتی ہے۔ کہ کسی کا عزیز یا دوست کسی بات میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ تو اس کو بھی خوشی ہوتی ہے۔ پس

عید کی دوسری وجہ

یہ ہوئی۔ کہ اگرچہ ہمیں حج نصیب نہیں ہوا۔ لیکن ہمارے کچھ بھائیوں کو حج نصیب ہوا ہے اور جس طرح ایک نانبائی کے بھائی کو ڈگری ملتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اور وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ ڈگری میرے بھائی کو ملی ہے۔ مجھے کیا فائدہ ایک تجارا اپنے بھائی کی کامیابی یا عہدے میں ترقی پر خوش ہوتا ہے۔ اور یہ نہیں کہتا کہ کامیابی میرے بھائی کو ہوئی ہے یا ترقی میرے بھائی کو ملی ہے۔ مجھے کیا فائدہ اسی طرح آج مسلمان اس لئے عید مناتے ہیں کہ ان کے کچھ بھائیوں کو۔

حج نصیب ہوا ہے

اور پھر جہاں کسی کو خوشی کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہاں اس کے اندر یہ جذبہ بھی ہوتا ہے کہ مجھے بھی کل کو یہ خوشی نصیب ہو۔ جب انسان اپنے بھائی کی خوشی پر خوش ہوتا ہے۔ تو وہ یہ نہیں کہتا کہ میں یہ کام نہیں کر دوں گا۔ بسا اوقات وہ اس کی خوشی میں اس لئے شامل ہوتا ہے کہ وہ یا تو وہ کام کر چکا ہوتا ہے یا اسے امید ہوتی ہے کہ میں بھی یہ کام کروں۔ جب کسی بھائی کو کامیابی ہوتی ہے تو وہ نہیں کہتا کہ میرے بھائی کو یہ موقع ملا ہے۔ مجھے یہ موقع نہ ملے۔ بلکہ اس کے اندر یہ جذبہ پنہاں ہوتا ہے کہ یہ چیز مجھے مل چکی ہے یا خدا کرے آئندہ کسی وقت مل جائے۔

پس یہ عید اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ کر ہمارے اندر بھی

حج کرنے کا جذبہ

پیدا ہونا چاہئیے۔ جہاں اپنے بعض بھائیوں کو حج نصیب ہونے کی خبر سن کر ہم خوش ہوتے ہیں وہاں ساتھ ہی ہمیں یہ خیال بھی کرنا چاہیئے۔ کہ ہم کیوں حج نہ کریں۔ ہمارے اندر یہ خواہش پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں بھی حج کا موقعہ دے مگر افسوس کہ حج کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ گئی ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو حج کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس سے ہماری جماعت بھی مستثنیٰ نہیں

ہماری جماعت کے افراد

بھی بہت کم تعداد میں حج کے لئے جاتے ہیں حالانکہ حج پر اتنا روپیہ خرچ نہیں ہوتا۔ جتنا روپیہ ہم میں سے بعض زمیندار اپنے بچوں کی شادیوں پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اس قسم کے زمیندار جماعت میں سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ آجکل کے حالات کے مطابق جس شخص کے پاس دو مربعے زمین ہے وہ ۵ - ۷ - ۱۰ ہزار روپیہ سالانہ کما تا ہے۔ جب لوگ مشورہ کے لئے آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ لڑکی کی شادی کے لئے اتنے ہزار روپیہ خرچ کیا ہے اور اس قدر ادھار لیا جائے گا۔ وہ زمیندار جن کے پاس دو دو تین تین مربعے ہیں جماعت میں سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور وہ سینکڑوں ایسے ہیں۔ جن پر حج فرض ہے ان میں سے ہر ایک اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی پر اس قدر روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ جس سے

بہت کم روپیہ

حج پر خرچ ہوتا ہے اور غیر احمدیوں میں تو اس کی کوئی انتہا نہیں۔ ان میں لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ ایسے ہیں۔ جن پر حج فرض ہے۔ لیکن انہوں نے حج نہیں کیا۔ پھر ایسا شخص جس کی تنخواہ چار پانچ سو روپیہ ماہوار ہو۔ اس پر بھی حج فرض ہے۔ اور اس قسم کے آدمی بھی ہماری جماعت میں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ مگر کتنے ہیں جنہوں نے حج کیا ہے؟ تم بہت کم لوگ ایسے دیکھو گے۔ جن پر حج فرض تھا۔ اور انہوں نے حج کیا۔ جماعت میں سے یہی پانچ دس پندرہ بیس آدمی ہر سال حج کے لئے جاتے ہیں یہ تعداد ایسی نہیں جس کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ کافی ہے۔ بیرون عرب سے

چالیس پچاس ہزار کے قریب

لوگ حج کے لئے جاتے ہیں۔ رپورٹیں تو بہت زیادہ تعداد کی آتی ہیں۔ لیکن ان میں مبالغہ ہوتا ہے حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان و پاکستان سے ۱۵ - ۲۰ ہزار آدمی حج کے لئے ہر سال جاتا ہے۔ دس بیس ہزار آدمی انڈونیشیا سے جاتا ہے۔ ۱۵ - ۱۶ ہزار آدمی جنہیں ۵۰ ہزار کہا جاتا ہے۔ مصر سے حج کے لئے جاتا ہے۔ یہ کل ملا کر پچاس ساٹھ ہزار آدمی ہو جاتا ہے اور لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب شام عرب اور عراق اور خود مکہ سے شریک ہو جاتا ہے۔ اس لئے ڈیڑھ دو لاکھ کی تعداد بن جاتی ہے اور اگر زیادہ کامیابی ہو۔ تو دو اڑھائی لاکھ کی تعداد حاجیوں کی ہو جاتی ہے۔ لیکن دنیا میں چالیس کروڑ کے قریب مسلمان ہیں۔ اگر سو میں سے ایک آدمی حج کے قابل سمجھا جائے۔ تو

چالیس لاکھ کے قریب

لوگ حج کے قابل بنتے ہیں۔ اور اگر بیس سال کی عمر بھی حج کی سمجھ لی جائے۔ اور یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ انسان کے پاس سفر کے لئے روپے جمع ہوتے ہیں۔ اس کی صحت ایسی ہوتی ہے کہ سفر کرے۔ تو گویا دو لاکھ آدمی حج کے لئے سالانہ جانا چاہیئے۔ لیکن اتنی تعداد مسلمانوں کی حج کے لئے نہیں جاتی۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے مکہ اور عرب والوں کو ملا کر ڈیڑھ دو لاکھ حاجی ہر سال حج کے لئے جاتا ہے۔ جن میں سے بیرون عرب کے صرف

۵۰ - ۶۰ ہزار حاجی

ہوتے ہیں۔ اگر پاکستان کو ہی لیا جائے۔ تو اس میں ۷ کروڑ سے زیادہ مسلمان ہیں۔ اس طرح لاکھ آدمی حج کے قابل بنتے ہیں۔ اور اگر بیس سال کی عمر حج کے قابل سمجھ لی جائے۔ تو قریباً تیس ہزار آدمی سالانہ پاکستان سے حج کے لئے جانا چاہیئے تب کہیں جا کر حج کے قابل آدمی کا حساب پورا ہوتا ہے۔ لیکن جاتے صرف بارہ تیرہ ہزار ہیں۔ پھر بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ جو لوگ پاکستان سے حج کے لئے جاتے ہیں یا جو لوگ افریقہ اور مصر وغیرہ سے حج کے لئے آتے ہیں۔ وہ سو فیصدی ایسے نہیں ہوتے جن پر حج شرعی طور پر فرض ہوتا ہے ان میں سے ۸۰ فیصدی ایسے ہوتے ہیں۔ جن پر حج فرض نہیں ہوتا صرف وہ ایمان کی وجہ سے حج کیلئے چلے جاتے ہیں۔

جس سال میں نے حج کیا ہے

اس سال کا ایک واقعہ ہے۔ ایک آدمی میرے پاس کچھ مدد مانگنے کیلئے آیا۔ میری عمر جوانی کی تھی۔ بعض باتیں جائز ہوتی ہیں۔ لیکن تجربہ کار آدمی منہ پر نہیں لاتا۔ میں نے جوانی کی وجہ سے اس کا خیال نہ کیا۔ جب وہ شخص میرے پاس آیا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ اگر تمہارے پاس اخراجات سفر نہیں تھے تو پھر تم حج کے لئے کیوں آئے؟ شریعت کا یہ حکم ہے کہ اگر تمہارے پاس اخراجات سفر ہوں اور پھر اپنی غیر حاضری میں بال بچوں کے گزارہ کے لئے بھی تمہارے پاس روپیہ ہو۔ تو حج کے لئے جاؤ۔ اسلئے اگر تمہارے پاس اخراجات سفر نہیں تھے تو پھر تم حج کے لئے آئے کیوں پھر میں نے دریافت کیا۔ کہ تم کیا کام کرتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں نائی کا کام کیا کرتا ہوں۔ میں جب حج کے لئے چلا۔ تو میرے پاس کافی روپیہ تھا۔ لیکن بعض مشکلات کی وجہ سے

مزید روپیہ کی ضرورت

محسوس ہوئی ہے۔ میں نے جب دریافت کیا کہ تمہارے پاس کتنا روپیہ تھا۔ تو اس نے کہا۔ بمبئی سے جب میں چلا تو میرے پاس پچاس روپے تھے۔ گویا ان دنوں جب حج پر اڑھائی تین سو روپیہ خرچ ہوتا تھا۔ پچاس روپے کی پونجی والا حج کے لئے چل پڑا (اب بارہ تیرہ سو روپیہ کے قریب حج پر خرچ ہوتا ہے) اب کجا پچاس روپے اور کجا اڑھائی تین سو روپے۔ میں نے کہا کہ جب تمہارے پاس اس قدر قلیل رقم تھی۔ تو تم حج کے لئے کیوں چلے؟ تو اس نے کہا میں نے خیال کیا۔ کہ اس قدر روپیہ میرے پاس ہے اور کچھ رستہ میں محنت کرونگا۔ چلو دیارِ محبوب کی زیارت تو کر آؤں لیکن اب واپس جانے کے لئے میرے پاس اخراجات نہیں لیکن دوسری طرف یہ حال ہے کہ جس کے پاس ایک لاکھ روپیہ کی جائداد ہے وہ بھی حج کے لئے نہیں جاتا شاید اس لئے کہ جتنی زیادہ دولت کسی کے پاس آتی ہے اس کا ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے ایک دفعہ ایک مالدار شخص حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا۔ اے استاد مجھے بھی اپنے شاگردی میں لے لیجئے حضرت مسیح علیہ السلام نے دیکھا کہ اسکے کپڑے اچھے ہیں۔ آپ نے اسکے حالات دریافت کئے اسکے حالات سے معلوم ہوا کہ وہ ایک لاکھ پتی آدمی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا سوئی کے ناکہ میں سے اونٹ کا گزر جانا ممکن ہے لیکن خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں ایک مالدار کا داخل ہونا ممکن نہیں گویا اگر کوئی بیوقوف تم سے کہے کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ گزر گیا تو تم اس پر اعتبار کر لو۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ فلاں مالدار شخص

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

میں داخل ہو گیا ہے تو اس پر اعتبار نہ کرو حضرت مسیح علیہ السلام نے اس شخص سے کہا۔ جاؤ تمہیں خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ پس جن لوگوں کی حیثیت ہوتی ہے وہ تو حج کے لئے نہیں جاتے اور جن کی حیثیت کچھ نہیں ہوتی وہ حج کے لئے جاتے ہیں اور بارہ تیرہ ہزار آدمی جو پاکستان سے حج کے لئے جاتا ہے اس میں سے درحقیقت پانچ سو یا ہزار آدمی

ایسا ہوتا ہے۔ جس پر حج فرض ہوتا ہے۔ پس وہ اندازہ جو میں نے لگایا ہے۔ وہ بھی گھٹانا پڑتا ہے۔ اور درحقیقت حج پر جانے والوں میں سے صرف تین فی صدی وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن پر حج فرض ہوتا ہے۔ باقی لوگ جو حج کے لئے جاتے ہیں۔ ان پر حج فرض نہیں ہوتا۔ وہ عاشق ہوتے ہیں۔ جن کے پاؤں میں کانٹے چبھ رہے ہوتے ہیں لیکن وہ ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض عشق کی وجہ سے جا رہے ہوتے ہیں۔ وہ حج کا فریضہ ادا نہیں کرنے جاتے وہ

عشق کی آواز پر

لبیک کہہ رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ عید اس لئے آتی ہے۔ تا ہمارے دلوں کو بیدار کرے۔ اور ہمیں ہمارا فرض یاد دلائے۔ عید ہمیں یہ بتلانے آتی ہے۔ کہ حج کی عبادت تم پر بھی فرض ہے۔ جس طرح نماز ایک ضروری فریضہ ہے۔ جس طرح زکوٰۃ ایک ضروری فریضہ ہے۔ جس طرح روزے ایک ضروری فریضہ ہیں۔ اسی طرح حج بھی ایک ضروری فریضہ ہے۔ لیکن افسوس کہ نہ غیر احمدیوں میں اس فریضہ کا صحیح احساس پایا جاتا ہے۔ اور نہ احمدیوں کو اس کا پورا احساس ہے۔ غیر احمدیوں میں تو یہ لطیفہ ہوتا ہے۔ ان کے خطوط آتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب مسلمان تھے۔ تو انہوں نے حج کیوں نہیں کیا۔ پھر انکے پہلے خلیفہ نے بھی حج نہیں کیا اور آپ نے بھی حج نہیں کیا۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے نہ صرف حج کیا تھا۔ بلکہ دو سال کے قریب آپ مکہ مکرمہ میں رہے۔ اور میں نے بھی حج کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت اس قابل نہیں تھی کہ آپ سفر کرتے اور پھر آپ کے لئے رستہ میں امن بھی نہیں تھا۔ اس لئے آپ نے حج نہیں کیا۔ لیکن آپ کی طرف سے ہم نے حج بدل کروا دیا تھا۔ گویا غلو میں دشمنوں نے کمال کر دیا ہے

سیالکوٹ میں

ایک بڑے پیر تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ تقریر کی۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنے رنگ میں پیش کرتے تھے۔ انہوں نے تقریر میں کہا دیکھو مرزائی اپنی سچائی کے ثبوت میں بڑے بڑے دلائل دیتے ہیں اور علماء میں بحثیں ہوتی ہیں۔ یہ تو مولویوں والی باتیں ہیں۔ میں روحانی آدمی ہوں۔ میں تمہیں موٹی دلیل دیتا ہوں جس سے پتہ لگ جائیگا۔ کہ مرزائی اپنے دعویٰ میں سچے نہیں اور وہ دلیل یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب چونکہ دجال ہیں۔ جو شخص مرزائی ہوتا ہے وہ مرتد اور سخت بے ایمان ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اس کا رنگ کالا کر دیتا ہے۔ تم کوئی مرزائی دیکھ لو۔ اس کا رنگ کالا ہوگا۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ

خدا تعالیٰ کی لعنت

ان پر پڑتی ہے۔ پیر صاحب کی ایک آنکھ میں نقص تھا۔ اس مجلس میں ایک احمدی مدرس بھی بیٹھے تھے۔ انہیں غصہ آگیا۔ ان کا رنگ بہت سفید تھا۔ پیر صاحب سے بھی زیادہ جن کا رنگ بھی سفید تھا مگر اس احمدی کے برابر نہیں۔ وہ احمدی مدرس کھڑے ہو گئے اور کہا میں ایک احمدی ہوں۔ آپ اپنے مریدوں سے پوچھ لیں کہ میں زیادہ گورا ہوں۔ یا آپ زیادہ گورے ہیں۔ پھر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دجال کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اب دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن آپ ایک آنکھ سے کانے ہیں۔ اور دجال کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس پر پیر صاحب کے مریدوں نے اس احمدی دوست کو مارنا شروع کر دیا اور اسے خوب پیٹا۔ اس نے پیر صاحب اور اس کے مریدوں کے خلاف نالش کر دی۔ پیر صاحب بہت گھبرائے۔ وہ زمانہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

کا تھا۔ میں اس وقت کوئی اکیس سال کا تھا۔ اور لاہور گیا ہوا تھا جب میں واپس قادیان جا رہا تھا تو اتفاقاً جس کمپارٹمنٹ میں میں بیٹھا تھا۔ اس میں وہ پیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بڑے جہاندیدہ آدمی تھے۔ انہوں نے کرید کرید کر پتہ لے لیا۔ کہ میں کون ہوں۔ اور جھٹ قلم کاغذ منگوایا اور کہا۔ ایک مرزائی نے کسی شخص پر نالش کی ہے اور اب دونوں طرف سے جھوٹ بولا جائے گا اور ایمان خراب ہوگا۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو کہ فریقین میں سے کوئی اس میں پھنس جائے۔ اس لئے آپ اس احمدی کو چٹھی لکھ دیں۔ کہ وہ مقدمہ واپس لے لے۔ میں نے کہا۔ مرزائی تو جھوٹ نہیں بولتے۔ اس لئے ان کا ایمان خراب نہیں ہوتا اور اگر دوسرے فریق کو علم ہے کہ جھوٹ بولنے سے ایمان خراب ہوتا ہے۔ تو وہ جھوٹ کیوں بولے گا۔ پس آکر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو یہ واقعہ سنایا۔ تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا تھا۔ کہ تم احمدیت کے ایک

دشمن کو ممنون احسان کر لیتے

لیکن تم نے یہ موقعہ ضائع کر دیا۔ تمہیں چاہیئے تھا کہ ضرور رقعہ لکھ دیتے۔ میں نے کہا مجھے قانون کا علم نہیں تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ احمدی دوست میری اس تحریر کی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنس جائیں۔ وہ پیر صاحب یہ بھی کہا کرتے تھے۔ کہ مرزائی حج کو نہیں جاتے۔ اور نہ وہ حج کر سکتے ہیں۔ کیونکہ دجال خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دیکھ لو مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ اور نہ ان کے مرید کرتے ہیں۔ اس بات کا اظہار انہوں نے جس مجلس میں کیا تھا۔ اس میں سرگودھا کے ایک احمدی بیٹھے ہوئے تھے۔ جنہوں نے حج کیا ہوا تھا

اتفاق سے جب وہ احمدی دوست عرفات میں کھڑے تھے۔ تو وہ پیر صاحب بھی وہیں تھے۔ انہیں جگہ نہیں ملی تھی۔ پاس ہی پتھروں کی ایک منڈیر تھی۔ جس پر وہ احمدی دوست کھڑے تھے۔

اس احمدی دوست نے

پیر صاحب کو ان پتھروں پر سہارا دے کر بٹھا دیا۔ اور خود نیچے اتر آئے تھے۔ جب پیر صاحب نے یہ کہا۔ کہ مرزائی حج نہیں کرتے۔ مرزائی دجال ہیں۔ اور دجال خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہو سکتا تو اس احمدی دوست نے کہا۔ آپ کو تو وہاں جگہ بھی ایک احمدی نے دی تھی۔

غرض اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دشمن جھوٹ کو انتہا تک لے جاتا ہے۔ لیکن اس حقیقت کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ کہ فریضہ حج کو جماعت احمدیہ بھی پوری طرح ادا نہیں کر رہی۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ باقی مسلمان بھی تو اس کی ادائیگی میں سستی کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جو نقائص اور بری باتیں مسلمانوں میں پیدا ہو گئی تھیں۔ ہم انہیں مٹانے آئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

احمدیوں کی مساجد

غیر احمدیوں کی مساجد سے زیادہ آباد ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعض احمدیوں میں سستی بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ سستی اسی رنگ میں ہے۔ کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرنے میں باقاعدہ نہیں۔ ویسے وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور شاید سو میں سے ایک احمدی ایسا نکلے۔ جو نماز میں سست ہو۔ اکثر حصہ نماز پڑھنے گا۔ روزہ میں بھی احمدی اچھے ہیں گو حوالہ دستیاب ہی سہی۔ غیر احمدیوں میں بھی روزہ اچھا ہے۔ اس میں ہم اُن پر الزام نہیں لگا سکتے۔ زکوٰۃ میں احمدی بہت زیادہ اچھے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں میں اس فریضہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ پس چاروں ارکان عبادت میں سے روزہ میں تو ہم فضیلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ ہاں تھوڑا بہت فرق ہو۔ تو کوئی بات نہیں۔ لیکن نماز اور زکوٰۃ میں احمدیوں کا پلہ یقیناً بھاری ہے۔ اور اس بارہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں

نمایاں فرق ہے

لیکن حج میں بظاہر کوئی فرق نہیں۔ حالانکہ ہمارا فرض آدھی اصلاح کرنا نہیں۔ بلکہ پوری اصلاح کرنا ہے۔ جب تک روزے اور حج میں بھی احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں نمایاں فرق نظر نہ آئے۔ اس وقت تک ہم پوری اصلاح کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ احمدی روزہ میں آوارگیاں نہیں کرتے۔ گالی گلوچ نہیں کرتے۔ قرآن کریم کا درس سنتے ہیں۔ پھر نسبتاً زیادہ روزے رکھتے ہیں لیکن کوئی نمایاں فرق نہیں۔ یہاں بھی رپورٹیں ایسی آتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے ——— کہ بعض

نوجوان روزے نہیں رکھتے

ہمارے خاندان کے بعض لوگ بھی روزے نہیں رکھتے اور خرابی صحت کا عذر کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ڈاکٹر بھی اس گناہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر اس بارہ میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ بہرحال حقیقت یہی ہے۔ کہ احمدیوں میں سے بھی ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو روزے نہیں رکھتا۔ حالانکہ ان کی عمر اور صحت ایسی نہیں ہوتی۔ کہ وہ روزے نہ رکھ سکیں۔ کمزوری اور چیز ہے۔ اور ترک اور چیز ہے۔ مثلاً ایک شخص نماز پڑھتا ہے۔ لیکن وہ باوجود طاقت کے مسجد میں نہیں جاتا۔ تو ہم اُسے کمزور کہیں گے۔ تارک نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اُس نے نماز چھوڑی نہیں۔ اس طرح اگر کوئی شخص روزہ میں احتیاط نہیں کرتا۔ وہ گالی گلوچ سے کام لیتا ہے۔ یا کسی سے لڑ پڑتا ہے۔ تو ہم اس کو کمزور کہیں گے۔ اس کو روزے کا تارک نہیں کہیں گے۔ تارک اُسے کہتے ہیں۔ جو باوجود طاقت کے روزہ رکھنے سے انکار کر دیتا ہے۔ آخر وہ بیماریاں جو ہمارے اندر ہیں۔ کیا صحابہؓ کے اندر نہیں تھیں؟

صحابہؓ میں

کیوں ایسی بیماریاں نہیں تھیں۔ تم لوگ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کر دیتے ہو۔ پھر کھاتے پیتے ہو۔ شکار کرتے ہو۔ سیر کرتے ہو۔ کیا صحابہ اور قسم کے انسان تھے اور تم اور قسم کے انسان ہو۔ ان میں اور تم میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ تم بہانے بناتے ہو۔ وہ بہانے نہیں بناتے تھے۔ اس لئے اس قسم کے استثناء ان میں نظر نہیں آتے۔ اسی طرح حج کے متعلق مختلف بہانے بنائے جاتے ہیں۔ ہمیں اس کے متعلق سوچنا چاہیئے اور اپنے اپنے محلہ میں دیکھنا چاہیئے۔ کہ کتنے لوگ ایسے ہیں۔ جن پر حج فرض ہے۔ اور انہوں نے حج کیا ہے۔ پھر دیکھو کتنے لوگ مکان بنا رہے ہیں ہجرت کے چار سال کے بعد ہی کئی مہاجرین نئے مکان بنا رہے ہیں پیچھے چھوڑے ہوئے ... سامان کے متعلق جو رپورٹیں وہ گورنمنٹ کو دیتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی دو لاکھ کی ہوتی ہے۔ کوئی تین لاکھ کی ہوتی ہے اگر

یہ بات صحیح ہے

کہ ان کی جائداد اس قدر تھی۔ تو انہوں نے حج کیوں نہیں کیا تھا حقیقت یہ ہے۔ کہ دلوں میں حج کی وہ عظمت نہیں رہی جو ایک سچے مسلمان کے دل میں ہونی چاہیئے۔ اور افسوس کہ احمدیوں نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب اس عید سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دلوں میں حج کی عظمت پیدا کرو۔ اور زیادہ سے زیادہ حج کیلئے جاؤ۔ تا کہ حج کی غرض پوری ہو۔ اور حج سے جو خدا تعالیٰ کا منشاء ہے۔ وہ پورا ہو۔ اور پھر جو لوگ حج کیلئے جائیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں کہ آج باوجود اتنی تعداد میں ہونے کے مسلمان آزاد کیوں نہیں مسلمان منظم کیوں نہیں وہ اسلام کو اسکی پہلی شان دیے جانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ وہ ان ذرائع پر غور کیوں نہیں کرتے جن سے اسلام کو پہلی شان حاصل ہو۔ اگر مسلمان غور کریں گے۔

تو انہیں احمدیت کے سوا کوئی اور جگہ نظر نہیں آئیگی

احمدیت کے اصول

ہی ایسے ہیں جن پر عمل کرکے ہم اسلام کو وہی شان دلا سکتے ہیں جو اسے پہلے حاصل تھی۔ حضرت پاکستان کی گورنمنٹ کا یہ کہہ دینا کہ احمدی جماعت کے سرکاری آفیسرز اپنے اپنے محکمے کے لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں درست نہیں اگر یہ بات تھی تو ان کا فرض تھا کہ وہ اس کا ثبوت دیتے کہ فلاں افسر کی وجہ سے فلاں محکمے کے اتنے لوگ احمدی ہو گئے ہیں۔ محض مولویوں نے یہ بات کہی اور حکومت نے یہ خیال کرکے کہ وہ ان کے بزرگ ہیں اور ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں ان پر اعتبار کر لیا۔ حالانکہ وہ جھوٹ مل کر سچ نہیں ہو جاتے وہ زیادہ خطرناک گناہ بن جاتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ احمدیت وہ چیز پیش کرتی ہے کہ جب انسان مخلی بالطبع ہو کر اس پر غور کرے گا تو وہ ضرور ایمان لے آئے گا۔ جن عقائد اور تعلیموں کو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اگر انسان تعصب کی پٹی اتار کر ان پر غور کرے گا تو وہ احمدی ہو جانے پر مجبور ہو گا۔

یہی وجہ ہے

کہ مولوی کہتے ہیں کہ احمدیوں کی باتیں نہیں سننی چاہئیں احمدیوں کو پتھر مارو۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب ایک مسلمان مخلی بالطبع ہو کر احمدیت کی تعلیم پر غور کریگا تو اس پر ان کی دلیل کارگر نہ ہو گی۔ احمدیوں کے دلائل کے مقابلہ میں ان کی دی ہوئی دلیل کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے وہ اس بات کی جرأت نہیں رکھتے کہ وہ دوسروں کو احمدیوں کی باتیں سننے دیں۔ کبھی وہ گورنمنٹ کے آگے ناک رگڑتے ہیں کبھی وہ پبلک کو احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے پر اکساتے ہیں۔ کبھی وہ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص احمدیوں کی باتیں سنے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ احمدیت کی تعلیم جب بھی مسلمانوں کے سامنے آئے گی ان کی آنکھیں کھلیں گی اور وہ احمدیت قبول کر لیں گے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہزار وقت ایسے آتے ہیں جب دلیل ضائع ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی انسان پر کچھ نہ کچھ بیداری آتی ہے اور جب بھی کسی پر بیداری آتی ہے اور اس کے دل کی کھڑکی کھلتی ہے۔ وہ سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔ آخر وہ لوگ بھی تھے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلے دن ایمان لائے۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ حضرت خدیجہؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ اور وہ لوگ بھی تھے جو بیسویں سال ایمان لائے جیسے حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عمروؓ بن عاص۔ بے شک جو عقل خالدؓ میں بیسویں سال تھی وہی پہلے سال بھی تھی لیکن فرق یہ تھا کہ پہلے سال ان کے دل کی کھڑکیاں نہیں کھلی تھیں حضرت عمروؓ بن عاص میں بھی عقل تھی جو انہیں پہلے سال مسلمان بنا سکتی تھی۔ لیکن ان کے دل کی کھڑکیاں ابھی نہیں کھلی تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت خدیجہؓ حضرت علیؓ اور زیدؓ کی کھڑکیاں کھلی تھیں اس لئے وہ پہلے دن ایمان لے آئے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے جب فرمایا کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں تو ان سب نے آمنا و صدقنا کہا۔ لیکن کچھ لوگوں کی کھڑکیاں سال بعد کھلیں۔ کچھ لوگوں کی کھڑکیاں دو سال بعد کھلیں۔ کچھ لوگوں کی کھڑکیاں چار سال بعد کھلیں۔ اور بعض لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ایمان لائے۔

پس کھڑکی کے کھلنے کی بات ہے ورنہ یہ یقینی بات ہے کہ جب کسی کی کھڑکی کھلے گی وہ احمدیت قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جس طرح مولویوں نے

اسلام کی شکل کو بگاڑ کر

پیش کیا ہے کوئی مسلمان مخلی بالطبع ہو کر اسے مان نہیں سکتا۔ جو اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے جو تشریح قرآن کریم اور حدیث کی آپ نے پیش کی ہے وہی ہے جسے دنیا آرام اور خوشی سے مان سکتی ہے۔ باقی تشریحیں جو مولوی کرتے ہیں وہ ڈنڈے سے تو منوائی جاسکتی ہیں عقل سے نہیں منوائی جاسکتیں۔

اب میں

دعا کر دیتا ہوں

کہ خدا تعالےٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب کرے انہیں سعادت نصیب کرے۔ خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے کہ جس طرح وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر حج کیلئے گئے ہیں خدا تعالےٰ بھی انہیں اپنا بنا لے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کا سچا قرب حاصل کر سکیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرمائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اٹھایا ہوا گھر وہ عزت اور شوکت حاصل کرے جس کا وہ مستحق ہے مسلمان اپنے گھروں میں بھی سب سے زیادہ مومن سب سے زیادہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اطاعت گذار اور آپؐ کے فرماں بردار ہوں اور سب سے زیادہ آپؐ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں۔ ان میں ایمان ہو۔ تقوےٰ ہو پرہیزگاری ہو۔ سعادت ہو۔ ان کی ہر بات خدا تعالےٰ کو یاد دلانے والی ہو ان کا ایک ایک لفظ خدا تعالےٰ کے ذکر کو بلند کرنے والا ہو۔ اور اسلام کو وہ شوکت حاصل ہو جس کا وہ مستحق ہے پھر ہم دعا کرتے ہیں کہ مکہ کے رہنے والے۔ اسلام کی صحیح خدمت کرنے والے ہوں اللہ تعالےٰ چاروں طرف سے ان کے لئے رزق مہیا کرے۔ وہ کسی کے محتاج نہ ہوں۔ انہیں سوال کی عادت نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ان کی ہر قسم کی احتیاج کو دور کرے۔ ان کی کمینگی اور ذلت جاتی رہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں طیب اور فراواں رزق بہم پہنچائے۔ وہ حج کے لئے جانے والوں سے ہمیشہ محبت رکھنے والے ان کے سچے خدمت گار اور معظم ثابت ہوں۔ پھر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو حج کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم میں سے جن کو حج نصیب نہیں ہوا وہ بھی حج کریں

تقوےٰ اور پرہیزگاری

سے حج کریں اور ایک ولولہ اور شوق سے کریں۔ جس ایمان سے وہ حج کے لئے جائیں۔ اس سے ہزاروں گنا ایمان کے ساتھ وہ واپس آئیں۔ اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرے اور کفر و ضلالت کو مٹا دے۔ باتوں کو بگاڑ کر پیش کرنے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کو تباہ کرے اور لوگوں کو ان کے پنجہ سے نکالے تا وہ سچے متقی اور پرہیزگار بن جائیں۔ وہ صالح ہو جائیں وہ شہید ہو جائیں۔ وہ صدیق ہو جائیں۔ اور جب کبھی بھی اسلام ماموروں کا محتاج ہو وہ اس میں ظاہر ہوتے رہیں اور مسلمانوں کے اندر

ایسی نیکی پیدا ہو

کہ ان کو دیکھ کر خدا تعالےٰ سے نفرت کی بجائے خدا تعالےٰ سے محبت پیدا ہو اور لوگ مسلمانوں کے مذہب کی طرف خود بخود کھنچے چلے آئیں ؂

رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی شدید علالت

"مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ بلاد انڈونیشیا کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ ۱۱ ستمبر سے "زرد گزدہ" کے شدید حملہ کے سبب صاحب فراش ہیں: احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے درخواست دعا ہے۔ (وکیل التبشیر)

درخواست دعا

مورخہ ۳۰ ستمبر صبح ۸ بجے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے کان کا اپریشن کیا جو دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہو گیا ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (ایک ہفتہ وہ ۴۸ ڈیوس روڈ ڈاکٹر صاحب کی کوٹھی پر ہی رہیں گے۔

ولادت :- ۲ ستمبر کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پہلی لڑکی عطا کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسکا نام "صادقہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کی دعا فرمائیں۔ مرزا عنایت اللہ ٹیچر ہائی سکول ؂

اعلانات دار القضاء

چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ ذخیرہ درشاد نواب محمد الدین صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی دس کنال اراضی واقع ربوہ ان کے پسران کے نام باہمی طور پر منتقل کی جائے۔ کہ چار چار کنال ... [illegible] ... چودھری محمد تقی صاحب کو دیا جائے۔ کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دیں۔ بعد مدت مقررہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

(۲) مقدمہ مہر خان بنام عبد المجید خان مقام کنجروڈ تحصیل شکر گڑھ دعویٰ ۔/۲۰۰ میں کئی بار مختلف پتہ جات پیش کردہ عبد المجید خان کو بذریعہ رجسٹری نوٹس طلب کیا گیا۔ گر وہ عدم پتہ پائے گئے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ۸ ۲/۵۲ کو باجلاس مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ حاضر ہو کر مقدمہ کی جوابدہی کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ (ناظم دار القضاء)

اعلان سزا

مندرجہ ذیل احباب کو نادہندِ چندہ ہونے کی وجہ سے اخراج از جماعت کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(۱) مستری محمد اکرم صاحب ولد الٰہی بخش صاحب نیروز پوری ساکن کراچی

(۲) چوہدری عبد الحلیم صاحب بھٹی ولد چوہدری کریم الدین صاحب ۱۶/۱ ایبی سینیا لائنز کراچی ۳

(۳) چوہدری بشیر احمد صاحب ننگلی ۱۰ ڈائٹر منشن ہرچند رائے روڈ کوارٹرز کراچی ۳

(۴) ڈاکٹر احمد نور محمد صاحب رنگون والے۔ پاپولر ہومیو پیتھک فارمیسی بارنس سٹریٹ نزد سعید منزل کراچی ۳

(۵) بابو فضل الٰہی صاحب مکان ۹۳/۸ ڈرگ روڈ بازار کراچی ۸

(۶) مستری عبد الحفیظ صاحب معرفت بشیر الدین صاحب عباسی راشن شاپ ۱ لالوکھیت کراچی ۵

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

خاکسار کی طبیعت کئی دنوں سے خراب رہتی ہے اور بخار بھی ہوتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (نسیم متعلم دہم بی ربوہ حال کنری (سندھ))

(۲) میں نے ۲۰ ستمبر کو ایک امتحان میں شرکت کی تھی۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد اکرم خان۔ رائل پاکستان نیوی)

(۳) میرے دوست نذیر احمد صاحب ناصر کی اہلیہ اور لڑکی بڑی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مقبول احمد کلرک بورڈنگ ہاؤس ٹی۔ آئی سکول ربوہ)

(۴) میری اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد ابراہیم خان آف کیو رتھلہ محلہ بھاٹیاں خانپور (بہاولپور) (۵) خاکسار ایک لمبے عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہے۔ جس کے باعث صحت بہت گر چکی ہے احباب کرام سے درخواست کی دعا ہے۔ عبد الرحیم نیر مولوی فاضل کاز ریڈیو اداب روڈ پشاور چھاؤنی

قبول احمدیت

میرے والد صاحب محترم بفضل خدا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ پر ۲۶ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ الحمد للہ:۔

احباب والد صاحب کی استقامت اور دین کی حقیقی بصیرت سے فیضیاب ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز ان کی صحت عرصہ دراز سے علیل ہے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار احمد عمر بن محمد فاضل سندھی بی اے (آنرز) متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

خط وکتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

مینجر الفضل

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

برمی مسلمانوں کے لئے طلاق کا بل

سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

رنگون ۲ر اکتوبر۔ جب برما کے وزیر عدلیہ او کھم ماؤں نے برمی مسلمانوں کے لئے طلاق کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا تو گیلریوں میں برمی مسلمان عورتیں کثرت سے موجود تھیں۔ وزیر عدلیہ نے [illegible] بل کو ۱۲ ارکان کی ایک سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ جس میں وہ خود بھی شامل ہوں گے۔ یہ کمیٹی پارلیمنٹ کے آئندہ سیشن میں اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

مسودہ قانون پر تقریر کرتے ہوئے او کھم ماؤں نے کہا کہ اگرچہ اسلام میں مرد و عورت کو مساوی حقوق تو دیئے گئے ہیں۔ مگر عملی طور پر دیکھا گیا ہے کہ طلاق کے متعلق ہمیشہ یکطرفہ کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو وہ صرف تین مرتبہ ایسا کہہ کر اس سے تعلق منقطع کر سکتا ہے لیکن مسلمان عورت کی حالت اس سے بہت مختلف ہے۔ اس کا خاوند خواہ اسے کتنا بھی تنگ کرے وہ اسے طلاق نہیں دے سکتی۔

مسودہ قانون میں وہ شرائط شامل کی گئی ہیں جن کے تحت مسلم عورتیں طلاق مانگ سکتی ہیں یا اس کے لئے دعوے کر سکتی ہیں۔ اور ایسے اقدام کا طریقہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

ایوان نے متفقہ طور پر وزیر عدلیہ کی تحریک کو منظور کر لیا۔ اور بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

بین الاقوامی چائے بورڈ بھارت سے اپیل کریگا

لندن ۲ر اکتوبر۔ پاکستان کی تقلید کرتے ہوئے بھارت نے بین الاقوامی چائے بورڈ سے علیحدہ ہونے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر نظر ثانی کرنے کے لئے بورڈ کی طرف سے غالباً بھارت کو اپیل کی جائے گی ایک ترجمان نے بتایا کہ دیگر رکن ممالک سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھارت کی علیحدگی کے اقدام پر غور کر رہے ہیں۔ ان ممالک کے نظریات اور مشورے ۶ر اکتوبر کو منعقد ہونے والے اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

برطانیہ کی طرف سے پاکستان کو گندم روانہ کر دی گئی

لندن یکم اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی پاکستانی معاہدے کے تحت برطانیہ جانیوالے جہاز "سٹینفرڈ" کو ۹۰۰۰ ٹن گیہوں کے ساتھ کراچی ارسال کر دیا گیا ہے۔ اس پر نہایت تیزی کے ساتھ عمل ہوا ہے۔ اور باہمی سے پاکستان میں خوراک کی شدید قلت کو فوراً دور کر دیا گیا ہے۔

ترکی سے گندم کے پہنچنے میں غیر متوقع تاخیر ہو جانے کے باعث پاکستان نے برطانیہ سے فوراً گندم مہیا کرنے کی اپیل کی تھی۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک نے بھی فوراً گندم دینے کی پیشکش تو کی تھی۔ مگر وہ وقت پر اسے روانہ نہ کر سکے ——— برطانیہ سے یہ درخواست صرف چند دن قبل کی گئی تھی۔ سٹینفرتھ نامی جہاز برطانیہ کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ اسے ۲۵ ستمبر کو حکم دیدیا گیا تھا کہ اپنا رخ کراچی کی طرف پھیر لے۔

اس کام کو نہایت عجلت کے ساتھ پورا کرنے کی غرض سے برطانیہ نے گفت و شنید کے تمام تکلفات کو بالائے طاق رکھدیا۔ گندم کی اس مقدار سے پاکستان کے پاس آئندہ تین ہفتوں کے لئے کافی ذخیرہ ہو گیا ہے۔ اور اس دوران میں مزید گندم دیگر ممالک سے یہاں پہنچ جائے گی۔ (اسٹار)

اینگلو ایرانی کمپنی کا نیا کارخانہ

فری منٹل (مغربی آسٹریلیا) ۲ر اکتوبر کل یہاں اینگلو ایرانی تیل کمپنی کی نئی ریفائنری پر کام شروع ہو گیا ہے۔ اس کے سارے تعمیری پروگرام پر ۰۰۰،۰۰۰، پونڈ لاگت آئے گی۔ مغربی آسٹریلیا کے حکام کارخانہ میں کام کرنے والوں کے لئے رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور تیل بردار جہازوں کے وہاں تک پہنچنے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے امید ہے کہ ریفائنری میں ۱۹۵۳ء کے آخر تک کام شروع ہو جائے گا۔ اور سالانہ ۳،۰۰۰،۰۰۰ ٹن خام تیل مشرق وسطیٰ سے منگوا کر صاف کیا جائیگا۔

آسٹریلیا میں دنیا بھر سے زیادہ یورانیم ہے

سڈنی ۲ر اکتوبر۔ آسٹریلیا کے سرکاری جیالجسٹوں نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ آسٹریلیا کے شمالی علاقوں میں دنیا بھر سے زیادہ بڑی یورانیم کی کانیں ہیں معدنی وسائل کے سرکاری بیورو کے سائنسدانوں نے یہ اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۲۰۰ میل لمبے یورانیم والے علاقے کا فضائی سروے کرنے کے بعد ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ توقع ہے کہ وزارت سپلائی کی طرف سے عنقریب بیورو کی رپورٹ شائع کر دی جائے گی اور اس کی ایک نقل بمعہ وزارت برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل کو بھی ارسال کی جائے گی۔ (اسٹار)

دو ہفتوں تک سلامتی کونسل ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر غور کرنا شروع کریگی

ڈاکٹر گراہم پھر نئی تجاویز پیش کریں گے؟

لنڈن۔ ۲ر اکتوبر۔ توقع ہے کہ سلامتی کونسل کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی تازہ رپورٹ پر دو ہفتوں کے اندر غور کرنا شروع کر دیگی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر گراہم اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد ذاتی طور پر رائے بھی پیش کریں گے۔ کہ آیا دونوں ممالک کے درمیان پرانی یا ترمیم شدہ بنیادوں پر مزید گفت و شنید کرنی چاہیئے یا نہیں۔ اگرچہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ سے مصالحت کی کوئی امید مترشح نہیں ہوتی۔ تاہم سلامتی کونسل گراہم سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گی۔ کہ آیا امید کا کوئی پہلو ہے یا نہیں۔ اور سلامتی کونسل کے بعض حلقوں کی رائے ہے کہ گراہم متعدد ایسی عملی تجاویز پیش کریں گے۔ جن کے تحت مزید بات چیت ممکن ہو سکے۔ (اسٹار)

عرب لیگ کی رکنیت کے لئے لیبیا کی کوشش

قاہرہ ۲ر اکتوبر۔ ٹریپولی کی اطلاع ہے۔ کہ عرب لیگ کی رکنیت کے لئے لیبیا کی طرف سے درخواست دی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لیبیا کے شاہ ادریس نے عرب لیگ کے اسسٹنٹ سکرٹری جنرل احمد الشقیری کو لیبیا آنے کی دعوت دی ہے۔ آپ لیبیا میں وزیراعظم اور بادشاہ کے ساتھ متعدد اہم مسائل پر بات چیت کریں گے۔ (اسٹار)

ٹیلی ویژن کے پردے پر چاند دکھایا جائیگا

لندن ۲ر اکتوبر۔ بی۔بی۔سی کی طرف سے ایک پروگرام میں ٹیلی ویژن کے پردہ پر چاند بھی دکھایا جائے گا۔ ایک خوردبین کو ٹیلی ویژن کے ہیڈکوارٹرز پر نصب کر کے اس کا عکس ٹیلی ویژن کے پانچ کیمروں پر پڑے گا۔ جو ۲۴۰۰۰۰ میل کے فاصلے سے چاند اور اس کی پہاڑیاں وغیرہ نشر کی جائیں گی۔ ایک خاص آئینے کے ذریعہ اس بات کا انتظام کیا جائیگا۔ کہ چاند کی حرکت کے باوجود اس کا عکس لگاتار ٹیلی ویژن پر پڑتا رہے۔ بی۔بی۔سی بادلوں کی صورت میں بھی بعض پیش بندیاں کرے گی۔ اگر ایسا ہوا تو چاند کی متعدد تصاویر کو نشر کر دیا جائیگا۔ (اسٹار)

لیبر پارٹی کی قیادت پر قبضہ کرنے کیلئے کشمکش

لندن یکم اکتوبر۔ لیبر پارٹی کی قومی عاملہ کے انتخابات میں بیوان کی زبردست کامیابی سے پارٹی کی قیادت کو زبردست دھچکا لگا ہے۔ قدامت پسند پارٹی کا اخبار "ایوننگ نیوز" رقمطراز ہے کہ ایٹلی اور دیگر پرانے لیڈروں کے لئے یہ خطرے کی گھنٹی کے مترادف ہے

درخواست دعا:۔ برادرم مبشر احمد ولد مستری عباس محمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور کے پاؤں کے انگوٹھے کا اپریشن دوسری مرتبہ ہوا ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
محمود احمد پرویز انار کلی لاہور

لبنان میں کابینہ مرتب کرنے کی ناکام کوشش

بیروت ۲ر اکتوبر۔ عبد اللہ الیافی جو کابینہ مرتب کرنے کی پہلی کوشش میں ناکام رہے ہیں۔ اب صدر کو پیش کرنے کے لئے دوبارہ کابینہ کی فہرست مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ لیکن سوشلسٹوں کے جس مطالبہ نے انہیں پہلے ناکام بنا دیا تھا۔ وہ بدستور قائم ہے۔ سوشلسٹوں نے آٹھ ارکان کی کابینہ میں نشستوں کی اکثریت طلب کرنے کے علاوہ یہ بھی دھمکی دی ہے۔ جن ارکان نے سابق صدر الخوری کی حمایت کی تھی۔ اگر انہیں کابینہ میں لیا گیا۔ تو شدید مخالفت کی جائے گی۔ ۷۷ ارکان میں سے ۵۵ نے الخوری کی حمایت میں ایک درخواست پر دستخط کئے تھے مگر شمعون کے انتخاب میں بھی مدد دی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عبد اللہ الیافی کی مشکلات ناقابل تسخیر ہیں۔ اور لبنان بغیر حکومت کے دوسرے ہفتہ میں داخل ہو رہا ہے۔ دریں اثنا بیروت میں کرنل شیشکلی کی قیادت میں شامی وفد کی آمد پر بہت مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امید کی جا رہی ہے۔ کہ صدر شمعون کے ساتھ بات چیت کے بعد شام و لبنان کے سیاسی اور اقتصادی تعلقات بہت مضبوط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)